ع پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

۱۹۱۷ء سے لے کر آج تک سرخ آندھیاں وسط ایشیا میں پوری رفتار سے چلتی رہیں لیکن کوہ قاف کے مسلمانوں کی برین واشنگ نہ ہو سکی اور آج بھی چیچنیا کے فرزند سنت اسماعیلی پر کاربند نظر آرہے ہیں۔

دعاے ابراہیمی کی قبولیت کا ابدی انداز ملاحظہ ہو' دن بدن رفع ذکر کے سامان ہوتے چلے جارہے ہیں اور زمانہ ''اقراء'' کی ضیاپاشیوں میں اپنی منازل طے کرتا چلا جارہا ہے۔

رب العالمین، رحمٰن و رحیم کے نادیدہ خزانوں کا گہرا تعلق دُعا سے ہے۔ اس کی مثال حضرت موسیٰؑ کی دعا ہے۔ آپؑ بے نوا مسافر کی طرح تھکے ہارے ایک صحرائی درخت کی چھاؤں میں آ بیٹھے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور دعا کے لیے ہاتھ بھی اٹھائے: ''اے رب! جو بھلائی میرے لیے تو نازل فرمائے میں اُس کا محتاج ہوں''۔ اسی لمحے رب العالمین، رحمٰن و رحیم کے نادیدہ خزانوں کے منہ کھل گئے اور رزق حسنہ کے سوتے اُبل پڑے۔ روٹی کا بندوبست ہوا' مکان کا انتظام کر دیا گیا' اہل وعیال والے بن گئے۔ ریوڑ چرانے کے لیے مل گیا یعنی باروزگار ہو گئے اور تربیت کے لیے حضرت شعیبؑ جیسا مربی مل گیا ؎

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

پھر دعاے کلیم کے عوض بنی اسرائیل پر نادیدہ خزانوں کے دروازے کھل گئے اور سالہا سال تک صحراے سینا میں وا رہے۔ من وسلویٰ اور بادلوں کے سائے دستیاب رہے۔ جب پیاس لگی' تو لاٹھی پتھر پر ماری' ۱۲ قبیلوں کے لیے ۱۲ چشمے چٹان سے ہی نہیں بلکہ نادیدہ خزانوں سے جاری ہو گئے۔

دعا کا گہرا تعلق حیات انسانی سے ہے جس کا تاریخی ثبوت یہ ہے کہ صرف یہ دعائیہ جملہ کہ ''کوئی الٰہ نہیں سوائے تیرے اور میں ظالموں میں سے ہوں'' کہنے کی دیر تھی کہ حضرت یونسؑ کو تین اندھیروں کی گرفت سے نجات نصیب ہوئی۔

حضرت محمد مصطفیٰؐ دعاے خلیلؑ ہیں۔ آپؐ کے دعائیہ جملے کئی بار بلکہ بار بار رنگ لائے۔ علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں حضرت فاطمہؓ بنت خطاب کا سوزِ قرات تقدیر عمرؓ کو دگرگوں کر گیا لیکن درحقیقت دعاے مصطفیٰؐ نے عمرؓ کی تقدیر بدل کر رکھ دی۔ بدر کے ریتلے میدان میں دعاے مصطفیٰؐ نے جبرئیلؑ کو لا حاضر کیا اور شیطان کو پسپائی اختیار کرنی پڑی۔ اُحد میں فاتح لشکر کو مدینہ طیبہ کے دروازوں پر دستک دینے کی ہمت نہ ہوئی۔ حالانکہ بنظر ظاہر اس راہ میں کوئی رکاوٹ نہ تھی' اور کوئی رکاوٹ تھی تو وہ نالۂ نیم شب کا اثر تھا کہ وہ بدقسمت لشکر مدینہ کے بجائے مکہ پہنچا دیا گیا۔

جنگ خندق میں دعاؤں نے پورے عرب کے لشکر کو ہواؤں اور ان دیکھے لشکروں کے ذریعے پسپا کر دیا۔ بعد میں بھی اِن دعاؤں کے اثرات محسوس کیے جاتے رہے۔ محمدؐ کے غلاموں نے قیصر کے ساتھ فیصلہ کن جنگ' یرموک میں لڑی تو وہی یوم خندق والی تند و تیز ہواؤں کا ریلا مدد کو موجود تھا۔ پھر قادسیہ کے مقام پر صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی پشت پر ایرانیوں کے خلاف ہواؤں کا لشکر موجود تھا۔

یہ تاریخی حقائق ہیں' جو یہ واضح کیے دے رہے ہیں کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ یہ رب العالمین' رحمٰن و رحیم کے نادیدہ خزانوں کی چابی ہے۔ یہ حقیقت کھلی آنکھوں سے دیکھی جا سکتی ہے۔ عقلیت پسند دعا کی تاثیر سے انکاری ہیں۔ ان حقائق کی توجیہ وہ یہ کہہ کر کرتے ہیں کہ انبیا کی دعائیں قبول ہوں تو ہوں' ہم لوگوں کی دعائیں بھلا کہاں قبول ہوتی ہیں!

دعا مومن کا خزانہ ہے جس کی قبولیت کے گوناگوں انداز ہیں۔ دعا میں جو کچھ مانگا جائے وہی مل جائے یا اُس کا بدل بلکہ نعم البدل مل جائے۔ دعا جوں کی توں قبول نہ ہو بلکہ اُس کے عوض کوئی بہت بڑی مصیبت ٹال دی جائے' یا یہ کہ اُسے مومن کے لیے بطور توشۂ آخرت محفوظ کر لیا جائے جو درحقیقت سب سے بہتر اور برتر شکل ہے۔ لیکن دعا کی قبولیت کے اِن مختلف انداز کو عقلیت پسند ذہن تمسخر کا نشانہ بنانے سے نہیں چوکتے اور کہتے ہیں کہ قبولیتِ دعا کے ان مختلف انداز کا مطلب تو یہ ہوا کہ گائے بچھڑا جنے گی یا بچھڑی۔ لیکن وہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ پُرخلوص کوشش اور دعا سے وہ نتائج نکلتے ہیں جن کی عقلی لحاظ سے بالکل توقع نہیں ہوتی۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ ۱۹۰۳ء میں جنوبی ہند کے دور افتادہ شہر' اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ تن تنہا قلم کو اپنا کیریئر بنایا۔ اسی قلم کے ذریعے سے اپنے افکار کو چار دانگ عالم میں پھیلایا۔ قلم کے ذریعے سے ہی جماعت اسلامی کی بنیاد رکھی اور زندگی بھر قلم کو ہی بطور ہتھیار استعمال کیا۔ یہ ان کی پُرخلوص کوششوں اور دل کی گہرائیوں سے کی جانے والی دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا کہ دنیا بھر میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً فکر مودودی کو غیر معمولی نشوونما ملی۔ مالی پسماندگی' افراد کی کمی اور دیگر عوامل کی قلت کے باوجود جماعت اسلامی کی جدوجہد کا نکھار دعاؤں کا نتیجہ ہی قرار دیا جائے گا۔ مولانا مرحوم نے بنوں کی نظربندی سے رہائی کے بعد براستہ کالا باغ لاہور کا سفر کیا' اور لاہور پریس کانفرنس کے دوران اپنے مخصوص انداز میں فرمایا کہ "لاہور آتے ہوئے میری راہ میں کالا باغ بھی آیا اور گزر گیا"۔ نواب آف کالا باغ کے مظالم سے کون ناواقف ہے اور اُس کا جماعت اسلامی سے معاندانہ رویہ بھی اظہر من الشمس تھا۔ لیکن جماعت کا صبر اور دعا کا ہتھیار ملک نواب امیر محمد خان کو لے ڈوبا۔ وہ خود اپنے ہی بیٹوں کے ہاتھوں قتل ہوا اور اُس کا بیٹا بھی قتل ہوا۔ یوں وہ چمکتا دمکتا خاندان صفحہ ہستی

سے نیست و نابود ہو کر رہ گیا۔ ایک بے نوا انسان جس کی کوئی جایداد نہ تھی' جس کی کوئی برادری نہ تھی' اس کی کارگزاری کو دیکھا جائے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے اور اس عظیم کارنامے کو دعاؤں کا ثمرہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

ملکی سیاست میں بھٹو اور مجیب الرحمٰن کے تشدد آمیز واروں کو جماعت اسلامی نے اپنے سینے پر سہا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے بنگلہ بندھو اور قائد عوام سیاسی منظر سے غائب ہو گئے اور نشان عبرت بن کر رہ گئے۔ ان کے انجام پر کوئی ہمالیہ نہ رویا اور نہ ہی اُن کی اپنی پارٹی کے لوگوں نے خاطر خواہ طریقے سے آنسو بہائے۔

جہاد افغانستان کی پہلی صفوں میں لڑنے والی جماعت اسلامی کو بھرپور جدوجہد اور دعاؤں نے فتح سے ہم کنار کیا۔ روسی فوج کو دریائے آمو سے اُس پار دھکیل دینا' موجودہ تاریخ کا سب سے سنہری کارنامہ قرار پایا اور اس کارنامے کو سرانجام دینے والے لوگوں کی صف اوّل میں جماعت اسلامی کے نہتے اور نادار لوگ موجود پائے گئے۔ یہ مولانا مودودیؒ اور ان کے اوّلین رفقائے کار کی مخلصانہ کوششوں اور دعاؤں کے واضح اور بین نتائج ہیں جن سے انکار ممکن نہیں۔

جماعت اسلامی کا ملکی سیاست میں اہم کردار اور دور رس اثرات' اس کے تعلیمی' رفاہی اور خدمت خلق کے نیٹ ورک دنیا کو حیران کیے دے رہے ہیں۔ ہر دور میں ملت اسلامیہ کے جذبوں کی امین یہ جماعت بین الاقوامی میدانوں میں بھی اپنی موجودگی کا ثبوت دیتی رہی ہے۔ ملت اسلامیہ کے تمام تر محاذوں پر اس کے کارکن ڈٹے ہوئے ہیں۔ چیچنیا ہو یا بوسنیا' فلسطین ہو یا کشمیر' ہر محاذ پر اس جماعت کے کارکن طبی اور رفاہی شعبوں کو سنبھالے کھڑے ہیں۔ یہ بات عجوبے سے کم نہیں کہ اُردو جیسی محدود زبان میں لکھی گئی تفسیر تفہیم القرآن کے تراجم آج ۱۹ بین الاقوامی زبانوں میں چھپ چکے ہیں اور صرف ترکی زبان میں اُس کی فروخت پاکستان میں فروخت سے بھی بڑھ گئی ہے۔

معاشرے میں جماعت کی قیادت کی حیثیت مروجہ قیادت کی سی نہیں ہے۔ اس کے قائدین معاشی لحاظ سے زیادہ تر خطِ افلاس کے آس پاس رہنے والے لوگ ہیں۔ اُن میں کوئی بھی جدّی پشتی سیاست دان نہیں۔ وہ دوسرے نام نہاد سیاست دانوں کی طرح مؤثر حیثیت کے حامل نہیں' لیکن یہ بےنوا' بے بس اور نہتے لوگ جس قوت کے مدمقابل آتے ہیں' اُس کو لے ڈوبتے ہیں' اور بڑی بڑی عوامی قوتوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جاتے ہیں۔ بےنظیر بھٹو کی حکومت کے خلاف اسلام آباد میں' جماعت اسلامی نے دھرنا دیا اور قاضی حسین احمد سفید داڑھیوں والے لشکر کے سالار کی حیثیت سے اسلام آباد کی سڑکوں پر نکلے' تو اچھی بھلی حکومت آناً فاناً ریت کی دیوار کی طرح بیٹھ گئی جس کی بہ ظاہر کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔ اور جب ۲۱ فروری ۱۹۹۹ء کو ''نواز واجپائی بھائی بھائی'' کے خلاف جماعت اسلامی لاہور کی سڑکوں پر نکلی' تو شریف حکومت کا قصر

زمین بوس ہوگیا۔ یہ ایک عجوبہ نہیں، تو اور کیا ہے اور اسے نالۂ نیم شبی کا اثر نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے!

بلاشبہ دعا اپنی اثر انگیزی اور تاثیر کے لحاظ سے ایک حقیقت اور مومن کا ہتھیار ہے۔ حیات انسانی سے اس کا گہرا تعلق ہے اور اپنے اثرات کے لحاظ سے ایک مسلمہ تاریخ ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے بندوں کو مانگنے کی تاکید کرتا ہے اور جو اللہ سے نہ مانگے ان سے ناراض ہوتا ہے۔ قبولیت دعا کے لیے یہ بات آداب دعا میں شامل ہے کہ انسان اللہ کی مکمل بندگی اور اطاعت کرے، تقویٰ و پرہیزگاری کی روش اختیار کرے اور جو کچھ وسائل، صلاحیتیں اور توانائیاں اس کو میسر ہوں وہ راہِ خدا میں کھپا دے اور پھر اللہ سے مدد و اعانت اور سرخروئی و کامیابی کی دعا کرے۔ یہی اسوہ رسولؐ ہے۔ غزوۂ بدر جسے یوم الفرقان بھی کہا جاتا ہے، جس میں خدا کی نصرت اتری تھی، فرشتے مسلمانوں کی مدد کو نازل ہوئے تھے، اس کی بہترین مثال ہے۔ نبی کریمؐ کے پاس جو کچھ وسائل تھے آپؐ نے لا کر ڈھیر کر دیے اور پھر انتہائی عاجزی سے اللہ سے نصرت و کامیابی کی دعا کی۔

اللہ کو تو پُرخلوص جدوجہد اور صرف اس پر بھروسا کرنا اور اسی سے مانگنا محبوب ہے۔ ایسے ہی لوگوں کو اللہ نے غالب کرنے کا وعدہ کیا ہے خواہ وہ تعداد میں تھوڑے ہوں اور ان کے پاس وسائل کی کمی ہو۔ بقول اقبال ؎

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

☆ حج کیسے کریں؟ ویڈیو اور آڈیو کیسٹ (عربی فلم کو اردو میں ڈب کیا گیا ہے)

☆ قرآن کی آخری ۲۶ سورتوں کے درس : خرم مراد (۲۰ سی ڈی پر)

☆ جہادی ترانوں کے نئے کیسٹ : کشمیر کے جانباز، شعلوں میں گلزار، تم اپنے ہتھیار تیز رکھنا

☆ بچوں کے نئے کیسٹ : بگلا بھگت، چیکو اور ٹونک، انگوروں کی چوری، کیسٹ اور کتاب کہانی (نئی)

☆ بچوں کے لیے انگلش میں کہانیاں : ۱۴ کیسٹ۔ تحریر: خرم مراد، آواز: ضیاء محی الدین

سمع و بصر

علی ہائٹس، کریم مارکیٹ، اقبال ٹاؤن، لاہور۔ فون: 5411546 فیکس: 5419541 -042